

جمہوری حقوق

(DEMOCRATIC RIGHTS)

عمومی جائزہ

سابقہ دو ابواب میں ہم جمہوری حکومت کے دو اہم اجزاء کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ چوتھے باب میں ہم نے سیکھا تھا کہ آزادانہ اور منصفانہ طریقے سے عوام جمہوری حکومت کا انتخاب وقتاً فوقتاً کس طرح کرتے ہیں۔ پانچویں باب میں ہم نے سیکھا تھا کہ جمہوریت قانون پر قائم اصولوں اور طریق کار پر مبنی ہونی چاہئے۔ یہ اجزاء ضروری تو ہیں لیکن کسی جمہوریت کے لیے کامیاب نہیں ہوتے۔ انتخابات اور اداروں کو ایک تیسرے جزو کے ساتھ جوڑنے کی ضرورت ہے۔ یہ جزو ہے حکومت کو جمہوری بنانے کے لیے حقوق کا حصول۔ ایک مستحکم اداراتی عمل کے ذریعہ سب سے زیادہ موزوں طریقے سے منتخب حکمرانوں کو یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ چند حدود کو پار نہ کریں۔ کسی جمہوریت کے اندر یہ مقدس حد یا خط شہریوں کے جمہوری حقوق ہوتے ہیں۔

یہی وہ جزو ہے جس پر ہم اس کتاب کے آخری باب میں بحث کر رہے ہیں۔ ہم اپنی زندگی کے اندر پیش آنے والے چند ایسے واقعات پر بحث کر رہے ہیں جس میں اس کا تصور کیجئے کہ بغیر حقوق کے زندگی گزارنے کا مطلب کیا ہوتا ہے۔ اس مسئلے کو نظر میں رکھتے ہوئے اس پر بحث کرنا ہے کہ حقوق کا مطلب کیا ہوتا ہے اور ہم کو ان کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے۔ جیسا کہ سابقہ ابواب میں ہندوستان کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک عام بحث کی گئی تھی۔ ہم ہندوستانی آئین کے اندر دیئے گئے بنیادی حقوق پر ایک ایک کر کے بحث کر رہے ہیں اس کے بعد ہم اس طرف آئیں گے کہ عام شہری ان حقوق کا استعمال کس طرح کر سکتے ہیں۔ ان کی حفاظت اور نفاذ کون کرے گا۔ اس کے بعد ہم اس باب پر نظر ڈالیں گے کہ حالیہ سالوں کے اندر دوسری جمہوریتوں اور ہمارے ملک کے اندر حقوق کا میدان کس درجہ وسیع ہو رہا ہے۔

6.1 حقوق کے بغیر زندگی (LIFE WITHOUT RIGHTS)

دوسرا باب: جمہوریت کی ایک مکمل تعریف میں... شامل ہے۔

تیسرا باب: ہمارے آئین بنانے والوں کو یقین تھا کہ آئین کے لیے بنیادی حقوق مرکزی حیثیت کے حامل تھے کیونکہ...

چوتھا باب: ہندوستان کے ہر بالغ شہری کو... کا حق اور... کئے جانے کا حق حاصل ہے۔

پانچواں باب: اگر کوئی قانون آئین کے خلاف ہو تو ہر شہری کو... کا حق حاصل ہے۔

آئیے اب ہم تین ایسی مثالوں سے ابتدا کرتے ہیں کہ حقوق کے بغیر ہی زندگی گزارنے کا مطلب کیا ہوتا ہے۔

گوانٹانامو بے میں ایک قید خانہ

تقریباً 600 افراد امریکی افواج کے ذریعہ پوری دنیا سے خفیہ طور پر اٹھالیے گئے اور انھیں گوانٹانامو بے جیل میں ڈال دیا گیا جو کیوبا کے نزدیک ایک علاقہ ہے جس پر امریکن بحریہ کا کنٹرول ہے۔ ان ہی میں انس کا باپ جمیل البناہ بھی تھا۔ امریکی حکومت نے کہا یہ امریکہ کے دشمن تھے اور نیویارک پر ہوئے 11 ستمبر 2001 کے حملے سے جڑے تھے۔ ان میں سے زیادہ تر مثالیں ایسی تھیں جن میں ان کے ملک کی حکومتوں سے نہ تو کچھ پوچھا گیا اور نہ ہی ان کی قید و بند کے بارے میں کوئی اطلاع دی گئی۔ دوسرے قیدیوں کی طرح البناہ کی فیملی کو اخبارات سے یہ علم ہوا کہ وہ قید میں تھا۔ قیدیوں کی فیملیوں، میڈیا یہاں تک کہ یو این نمائندوں کو بھی ان سے ملنے کی اجازت نہ تھی۔ امریکی فوج نے ان کو گرفتار کیا، ان سے پوچھتاچھ کی اور فیصلہ کیا کہ کیا ان کو قید میں رکھا جائے یا نہیں۔ امریکہ میں مجسٹریٹ کے سامنے ان کے خلاف کسی مقدمے

اس کتاب میں ہم نے حقوق کا ذکر بار بار کیا ہے۔ اگر آپ یاد کرنے کی کوشش کریں تو آپ کو یاد ہوگا کہ ہم نے سابقہ پانچوں ابواب میں حقوق پر بحث کی ہے۔ کیا آپ ہر باب میں موجود صحیح حدود کو یاد کرتے ہوئے خالی جگہیں پر کر سکتے ہیں؟

پہلا باب: پنوشٹ کی حکمرانی کے تحت چلی اور جیروولسکی

7/21/2005

ڈیر مسٹر ٹونی بلیر،

پہلے تو بتائیے آپ کیسے ہیں؟ کئی سال پہلے میں نے آپ کو ایک خط بھیجا تھا جس کا نہ جانے آپ نے جواب کیوں نہیں دیا؟ میں طویل مدت تک جواب کا منتظر رہا لیکن آپ نے جواب ہی نہیں دیا۔ کیا آپ میرے ایک سوال کا جواب دے سکتے ہیں؟ میرے والد قید خانے میں کیوں ہیں؟ وہ اتنی دور گوانٹانامو بے میں کیوں ہیں؟ میں اپنے والد کو بہت یاد کرتا ہوں۔ میں نے اپنے والد کو سابقہ تین سالوں سے نہیں دیکھا۔ میں جانتا ہوں میرے والد نے کچھ نہیں کیا ہے کیونکہ وہ ایک نہایت شریف آدمی ہیں۔ میں بڑی اچھی طرح سے اپنے والد کے بارے میں ہر ایک سے بات کرتے سنتا ہوں۔ آپ کے بچے آپ کے ساتھ کرسس کا تہوار مناتے ہیں لیکن میں نے، میرے بھائیوں نے اور بہنوں نے 3 سال سے اپنے والد کے بغیر ہی عید کا تہوار منایا۔ اس کے بارے میں آپ کیا سوچتے ہیں؟ مجھے اُمید ہے اس بار تو آپ جواب ضرور دیں گے۔

شکریہ

از طرف: انس جمیل البناہ، عمر 9 سال

7/21/2005



اگر آپ سربائی ہوتے تو کیا
آپ کو سووس ملوسوک کی
کارروائی کی حمایت کرتے؟ کیا
آپ ایسا سوچتے ہیں کہ اس کا
سرب تسلط قائم کرنے کا
پروگرام سربوں کے لیے بہتر
ہوتا؟

■ شہری کوئی بھی سیاسی پارٹیاں یا کوئی تنظیمیں نہیں بنا سکتے۔
میڈیا کوئی ایسی خبر نہیں دے سکتا جس کو بادشاہ وقت پسند نہ کرتا ہو۔

■ یہاں کوئی مذہبی آزادی نہیں ہے۔ ہر شہری کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ غیر مسلم مقیم اپنے مذہب پر نجی طور پر عمل کر سکتے ہیں نہ کہ عوامی طور پر۔

■ عورتوں پر متعدد پابندیاں عائد ہیں۔ ایک مرد کی شہادت دو عورتوں کی شہادت کے مساوی ہے۔ دنیا میں یہ محض سعودی عرب کے لیے سچ نہیں ہے دنیا کے بہت سے ممالک میں اسی طرح کی صورت حال موجود ہے۔

کوسوو میں نسلی قتل عام

(Ethnic massacre in Kosovo)

آپ سوچتے ہوں گے کہ یہ سب کچھ صرف مطلق العنان شہنشاہیت ہی میں ممکن ہے، اُس جگہ نہیں جہاں حکمران بذریعہ انتخاب اقتدار میں آئے ہوں۔ اپنی تقسیم سے پہلے یہ یوگوسلاویہ کا ایک صوبہ تھا۔ اس صوبے میں البانیائی نسل کے لوگوں کی ایک بڑی تعداد آباد تھی لیکن پورے ملک میں سرب (Serbs) لوگوں کی اکثریت تھی۔ ایک تند ذہن قوم پرست ملوسوک (تلفظ ملوشوچھ) نے انتخاب جیتا اور اب وہ ملک کا حکمران تھا۔ اُس کی حکومت کوسوو البانیوں کے خلاف جارحانہ جذبہ رکھتی تھی۔ وہ ملک پر سرب قوم کا تسلط چاہتا تھا۔ ذیل میں اُس واقعہ کا ذکر کیا جا رہا ہے جو اپریل 1999 میں البانیائی فیملی کے ساتھ پیش آیا:

74 سالہ ہمیشا ہوکساہا اپنے 77 سالہ شوہر کے ساتھ باورچی خانے میں بیٹھی تھی۔ اُنھوں نے باہر دھماکے کی تو آواز سنی تھی لیکن ان کو یہ احساس نہیں ہوا کہ شہر کے اندر سربیا کی فوج پہلے ہی داخل ہو چکی تھی۔ اگلی بات جو اُسے

کی سماعت بھی نہیں ہوئی اور نہ ہی یہ قیدی خود اپنے ملک کے اندر عدالتوں تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے جو انسانی حقوق کے لیے ایک بین الاقوامی تنظیم ہے، گوانٹانامو بے میں قیدیوں کی حالت کے بارے میں معلومات جمع کیں اور رپورٹ کی کہ قیدیوں کو اس طرح سے ایذا نہیں دی جا رہی ہیں جو امریکی قوانین کے منافی ہیں۔ اُن کے ساتھ وہ برتاؤ بھی نہیں ہو رہا تھا جو بین الاقوامی معاہدوں کے مطابق جنگی قیدیوں تک کو ملنا چاہئے۔

بہت سے قیدیوں نے بھوک ہڑتال کے ذریعہ ان حالات کے خلاف احتجاج کیا لیکن اُن کی ناک کے ذریعہ اُن کو زبردستی کھانا کھلایا گیا۔ قیدیوں کو سرکاری طور سے بے تصور قرار دینے کے بعد بھی رہا نہیں کیا گیا۔ اقوام متحدہ نے ان حالات کی تحقیقات کے لیے آزادانہ تفتیش کی حمایت کی۔ اقوام متحدہ کے سرکاری جنرل نے کہا کہ گوانٹانامو بے جیل کو بند کر دینا چاہئے جس کو امریکی حکومت نے انکار کر دیا۔

سعودی عرب میں شہریوں کے حقوق

(Citizens' Rights in Saudi Arabia)

آپ کو گوانٹانامو بے کا واقعہ ایک استثناء دکھائی دیتا ہوگا کیونکہ اس میں ایک ایسے ملک کی حکومت شامل ہے جو دوسرے ملک کے شہریوں کو اُن کے حقوق سے محروم کر رہی ہے۔ اس لیے آئیے اب ہم حکومت کے تعلق سے سعودی عرب اور اُس کے اپنے شہریوں کے معاملے پر نظر ڈالیں۔ ان حقائق پر غور کیجئے:

■ ملک پر موروثی بادشاہ کے ذریعہ حکمرانی کی جاتی ہے اور عوام کا اپنے حکمرانوں کا انتخاب کرنے یا بدلنے میں کوئی کردار نہیں۔
■ اس ملک میں تنہا بادشاہ مقتدرہ اور عاملہ دونوں کا انتخاب کرتا ہے۔ وہ ججوں کی تقرری کرتا ہے اور ان کے کسی بھی فیصلے کو تبدیل کر سکتا ہے۔

کی فوج نے کیا تھا جو ایک ایسے لیڈر کی ہدایات پر ہوا تھا جو اقتدار میں جمہوری انتخابات کے ذریعہ آیا تھا۔ حالیہ زمانے میں نسلی تعصب کی بنیاد پر قتل عام کی یہ بدترین مثال تھی۔ آخر کار اس قتل عام کو روکنے کے لیے متعدد دوسرے ممالک نے دخل اندازی کی۔ ملوسوک اقتدار سے محروم ہوا اور انسانیت کے خلاف جرائم کے لیے انصاف کی بین الاقوامی عدالت نے اُس پر مقدمہ چلایا۔

سرگرمی



- ٹونی بلیر کے نام لکھا گیا خط پڑھنے کے بعد یو کے میں انس جمیل کے نام ایک خط لکھئے۔
- کوسوو میں ہتیشا کی جانب سے ایک خط لکھئے جس کو ہندوستان میں ایسی ہی صورت حال کا سامنا ہوا تھا۔
- اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل کے نام سعودی عرب میں عورتوں کی جانب سے ایک میمورینڈم لکھئے۔

یاد رہی وہ یہ تھی کہ پانچ چھ فوجی داخلی دروازہ توڑ کر داخل ہو گئے تھے جو پوچھ رہے تھے۔

”تمہارے بچے کھان ہیں۔“

ہتیشا نے یاد کیا کہ اُنہوں نے ایڑٹ کے سینے میں تین گولیاں اُتار دیں اُس کا شوہر اُس کے سامنے مرا پڑا تھا، فوجیوں نے اُس کی انگلی سے شادی کی انگلی اُتار لی اور باہر نکل جانے کو کہا۔ ابھی اُس نے گھر سے باہر قدم بھی نہ رکھا تھا کہ اُنہوں نے گھر میں آگ لگا دی... وہ بارش میں باہر کھڑی تھی۔ اب نہ اُس کا کوئی گھر تھا، نہ شوہر، نہ مال اسباب، بس تن پر صرف وہ کپڑے باقی تھے جو اُس نے پہن رکھے تھے۔

اُس زمانے میں ہزاروں البانیائی باشندوں کے ساتھ جو کچھ پیش آیا یہ اخباری رپورٹ اس کی ایک مثال تھی۔ یہ حالیہ زمانے میں نسلی نفرت پر مبنی قتل عام کی بدترین مثالوں میں سے ایک تھی۔ یاد رہے کہ یہ قتل عام اُن کے اپنے ملک

حقوق کے بغیر اُس کی تینوں صورتوں میں سے ہر ایک کے لیے ہندوستان سے ایک مثال کا ذکر کیجئے۔ اس میں درج ذیل صورتیں شامل ہو سکتی ہیں۔

- پولیس کی تحویل میں تشدد پر اخبار کی خبریں۔
- بھوک ہڑتال پر جانے والے قیدیوں کو زبردستی کھانا کھلانے کی اخباری رپورٹیں۔
- ہمارے ملک کے کسی بھی حصے میں نسلی قتل عام۔
- عورتوں کے ساتھ غیر مساویانہ برتاؤ کے سلسلے میں رپورٹیں۔

سابقہ صورت اور ہندوستانی مثال کے درمیان یکسانیتوں اور غیر یکسانیتوں کی فہرست بنائیے۔ ضروری نہیں کہ ان میں سے ہر ایک صورت کے لیے آپ ایک جیسا ہندوستانی واقعہ تلاش کریں۔



6.2 جمہوریت میں حقوق (RIGHTS IN A DEMOCRACY)

جگہ پر ہوتے تو آپ کی خواہش کیا ہوتی؟ آپ یہ بھی سوچ سکتے تھے کہ دوسرے لوگ ان حالات کا شکار نہ ہوں۔ شاید آپ خواہش یہ کرتے کہ ایک ایسا نظام ہوتا جہاں ہر ایک کو تحفظ، وقار اور سیاست کے ایک صاف

اُن تمام مثالوں کے بارے میں غور کیجئے جن پر ہم نے اب تک بحث کی ہے۔ ہر مثال میں مصیبت زدہ لوگوں کے بارے میں سوچئے جن میں گونٹاناموبے کے قیدی، سعودی عرب کی عورتیں اور کوسوو میں البانیائی باشندے شامل ہیں۔ اگر آپ اُن کی



مقتضیٰ حکومتوں کی ایسی کوئی مثالیں ہیں جہاں وہ اپنے ہی شہریوں کے حقوق کی حفاظت نہیں کرتیں بلکہ ان پر حملہ کرتی ہیں۔ وہ ایسا کیوں کرتی ہیں۔

کہتے ہیں، اُس پر کچھ نہ کچھ پابندیاں ضرور عائد ہوتی ہیں۔ آپ کو کھیلنے کا حق اس طرح نہیں ہے جس سے آپ کے پڑوسی کی کھڑکی ٹوٹ جائے۔ یوگوسلاویا میں رہنے والے سربائی باشندے پورے ملک کا مطالبہ اپنے لیے نہیں کر سکتے تھے۔ ہمارا مطالبہ مدلل ہونا چاہئے۔ یہ مطالبات ایسے ہونے چاہئیں جو مساویانہ طور سے دوسروں کو بھی میسر آئیں۔ اس طرح حقوق کے ساتھ دوسرے لوگوں کے حقوق کا احترام بھی وابستہ ہے۔

چونکہ ہم کسی چیز کا مطالبہ کر رہے ہیں، صرف اسی وجہ سے یہ ہمارا حق نہیں بنتا۔ اس کو اُس سماج کی منظوری بھی حاصل ہونا ضروری ہے جس میں ہم رہتے ہیں۔ صرف سماج کے اندر رہ کر ہی حقوق با معنی بنتے ہیں۔ ہمارے کردار کو باضابطہ بنانے کے لیے ہر سماج چند مخصوص اصول بناتا ہے۔ یہی اصول ہم کو بتاتے ہیں کہ کیا ٹھیک ہے اور کیا غلط۔ سماج جس چیز کو بھی صحیح تسلیم کرتا ہے، وہی ہمارے حقوق کی بنیاد بن جاتی ہے۔ اس طرح ہم یہ دیکھتے ہیں کہ حقوق کے تصورات وقت و وقت پر اور ایک سماج سے دوسرے سماج تک بدلتے رہتے ہیں۔ اگر دو سو سال پہلے کوئی یہ کہتا کہ عورتوں کو بھی ووٹ دینے کا حق حاصل ہونا چاہئے تو یہ بڑا عجیب سا لگتا۔

جب افراد کے سماجی طور پر مسلمہ مطالبات ایک قانونی شکل میں تحریر کئے جاتے ہیں تو اُن کو قانونی حیثیت ملتی ہے، ورنہ یہ صرف قدرتی یا اخلاقی حقوق بنے رہتے ہیں۔ گوانٹانامو بے کے قیدیوں کا یہ مطالبہ اخلاقی تھا کہ اُن کو نہ تو ایذا پہنچائی جائے اور نہ ہی اُن کی بے عزتی کی جائے۔ لیکن وہ اپنے مطالبہ کے نفاذ کے لیے کہیں بھی نہیں جاسکے تھے۔ جب ان مطالبات کو قانون تسلیم کرتا ہے تو پھر یہ قابل نفاذ بن جاتے ہیں۔ اس کے بعد ہم اُن کے استعمال یا نفاذ کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ جب شہری یا حکومت ان حقوق کا احترام نہیں کرتے تو اس کو ہم اپنے حقوق کی

ستھرے نظام کی یقین دہانی ہوتی۔ مثال کے طور پر آپ کی یہ بھی خواہش ہو سکتی تھی کہ کسی بھی شخص کو مناسب وجہ اور معلومات کے بغیر گرفتار نہ کیا جائے۔ اور اگر کسی عورت یا مرد کو گرفتار بھی کیا جائے تو اُن کو اپنے بچاؤ کا جائز موقع ملنا چاہئے۔ آپ اس بات سے متفق ہو سکتے ہیں کہ ایسی یقین دہانی ہر معاملے میں نہیں دی جاسکتی۔ کوئی شخص ہر ایک سے جس برتاؤ کی اُمید کرتا ہو یا مطالبہ چاہتا ہو، اُسے مدلل ہونا چاہئے کیونکہ اُس کو وہی برتاؤ کسی دوسرے کے ساتھ بھی کرنا ہوتا ہے۔ لیکن آپ اس بات پر بھی مضمر ہو سکتے ہیں کہ ایسی یقین دہانی صرف کاغذی کارروائی پر نہ ہو، اور یہ کہ کوئی ایسی ایجنسی بھی ہونا لازمی ہے جو اُسے نافذ کرے اور جو لوگ اس کی حکم عدولی کریں اُن کو قرار واقعی سزا بھی ملے۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہئے کہ آپ ایک ایسے نظام کی خواہش کر سکتے ہیں جہاں ہر شخص کو کم سے کم سہولیات کی گارنٹی دی جائے۔ اُس میں چاہئے کوئی طاقتور ہو یا کمزور، غریب ہو یا امیر، اکثریت ہو یا اقلیت۔ یہی وہ جذبہ ہے جو حقوق کے پس پردہ کارفرما ہوتا ہے۔

حقوق کیا ہیں؟ (What are rights?)

حقوق اپنے ساتھیوں، سماج اور حکومت پر افراد کے مطالبات ہیں۔ ہم میں سب ہی بے خوف ہو کر، برے برتاؤ کے شکار ہوئے بغیر خوش حال زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ اس کے لیے ہم دوسروں سے یہ اُمید کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ برتاؤ ایسا ہو جو نہ تو ہم کو نقصان پہنچائے اور نہ ہی مجروح کرے۔ بالکل اسی طرح سے نہ تو ہم اپنے اعمال سے کسی کو کوئی نقصان پہنچائیں اور نہ کسی کو مجروح کریں۔ اس لیے ایک حق اُسی وقت ممکن ہے جب آپ دعویٰ یہ کریں کہ وہ مساویانہ طور سے دوسروں کے لیے بھی ممکن ہے۔ آپ کو کوئی حق ایسا نہیں مل سکتا جو دوسروں کو نقصان پہنچائے یا محروم کرے۔ اس لیے جس چیز کو ہم حق

جمہوریت کے اندر حقوق مخصوص کردار نبھاتے ہیں۔ حقوق اقلیتوں کو اُن کے مظالم سے بچاتے ہیں۔ یہ اُس کو یقینی بناتے ہیں کہ وہ اپنی مرضی سے جو چاہے نہیں کر سکتے۔ حقوق ایسی یقین دہانیاں ہیں جن کو حالات بگڑنے پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ حالات اُس وقت خراب بھی ہو سکتے ہیں جب چند شہری دوسروں کے حقوق کو چھیننا چاہیں۔ یہ عموماً اُس وقت ہوتا ہے جب اکثریت اُن لوگوں پر تسلط حاصل کرنا چاہتی ہے جو اقلیت میں ہوں۔ ایسی صورت میں حکومت کو اپنے شہریوں کی حفاظت کرنا چاہئے۔ لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے جب حکومتیں اُن کی حفاظت نہیں کرتیں بلکہ وہ خود اپنے ہی شہریوں کے حقوق پر حملہ کر سکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ چند حقوق کو حکومت سے بھی بالاتر رکھنے کی ضرورت پیش آتی ہے، تاکہ حکومت ان کی حکم عدولی نہ کر سکے۔ زیادہ تر جمہوریتوں میں شہریوں کے بنیادی اصول آئین میں تحریر کر دیئے جاتے ہیں۔

خلاف ورزی یا دست اندازی کہتے ہیں۔ ایسی صورتوں میں، اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے شہری عدالتوں تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لئے، اگر ہم کسی بھی مطالبے کو اپنا حق بنانا چاہیں، اس میں یہی تین خصوصیات ہونی چاہئیں۔ حقوق افراد کے ایسے معقول مطالبات ہوتے ہیں جن کو سماج تسلیم کرتا ہے اور قانون اُن کی منظوری دیتا ہے۔

ہم کو جمہوریت میں حقوق کی ضرورت کیوں ہوتی

ہے؟ (Why do we need rights in a democracy)

جمہوریت کی بقا کے لیے حقوق بہت ضروری ہیں۔ ہر جمہوریت میں ہر شخص کو ووٹ دینے اور حکومت پر چنے جانے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ جمہوری انتخابات ہونے کے لیے ضروری یہ ہے کہ اُس کے شہریوں کو اظہار خیال کرنے، سیاسی پارٹیاں بنانے اور سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا حق حاصل ہونا چاہئے۔

6.3 ہندوستانی آئین میں دیئے گئے حقوق

(RIGHTS IN THE INDIAN CONSTITUTION)

دنیا کی زیادہ تر جمہوریتوں کی طرح، ہندوستان میں بھی آئین میں ان حقوق کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ چند ایسے حقوق کو، جو ہماری زندگی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، ایک مخصوص درجے میں رکھا گیا ہے۔ یہ بنیادی حقوق کہلاتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے آئین کا مقصد اپنے تمام شہریوں کو مساوات آزادی (حریت) اور انصاف دلانا ہے۔ اسی وعدے کو بنیادی حقوق پورا کرتے ہیں۔ یہ ہندوستانی آئین کی خصوصیات کی ایک اہم بنیاد ہیں۔

مساوات کا حق (Right to Equality)

آئین کہتا ہے کہ ہندوستان میں حکومت ہند کسی بھی شخص کو قانون کے سامنے مساوات یا قوانین کے مساویانہ تحفظ سے انکار نہیں کرے گی۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ قوانین بلا لحاظ کسی شخص کے رتبہ، سب کے لیے ایک ہی طریقے سے استعمال ہوں گے۔ اس کو قانون کی حکومت کہتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ کوئی بھی شخص قانون سے بالاتر نہیں ہے۔ سیاسی لیڈر، سرکاری افسر اور معمولی شہری کے درمیان کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا۔ وزیر اعظم سے لے کر کسی

دنیا کی زیادہ تر جمہوریتوں کی طرح، ہندوستان میں بھی آئین میں ان حقوق کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ چند ایسے حقوق کو، جو ہماری زندگی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، ایک مخصوص درجے میں رکھا گیا ہے۔ یہ بنیادی حقوق کہلاتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے آئین کا مقصد اپنے تمام شہریوں کو مساوات آزادی (حریت) اور انصاف دلانا ہے۔ اسی وعدے کو بنیادی حقوق پورا کرتے ہیں۔ یہ ہندوستانی آئین کی خصوصیات کی ایک اہم بنیاد ہیں۔

آپ پہلے ہی سے جانتے ہیں کہ ہمارا آئین چھ بنیادی حقوق فراہم کرتا ہے۔ کیا آپ انھیں یاد کر سکتے ہیں؟

جمہوری حقوق



دور دراز علاقے میں بڑے چھوٹے سے کسان تک ہر شہری ایک جیسے قوانین کا طالع ہے۔ اس سلسلے میں کوئی بھی شخص کسی مخصوص برتاؤ کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ کوئی بھی شخص مخصوص برتاؤ یا مراعات کا مطالبہ صرف اس لیے نہیں کر سکتا کیونکہ وہ کوئی اہم شخص ہے۔ مثال کے طور پر چند سال پہلے ایک سابقہ وزیر اعظم کو فریب دہی کے الزام میں عدالت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ آخر میں عدالت نے فیصلہ کیا کہ وہ قصور وار نہیں تھا لیکن جب تک عدالت میں مقدمہ چلتا رہا، اُس کو عدالت جانا پڑتا تھا۔ گواہی دینی پڑتی تھی اور ایک معمولی شہری کی طرح کاغذات مہیا کرنے پڑتے تھے۔

مساوات کے حق کے چند پہلوؤں کو بتاتے ہوئے آئین میں بنیادی صورت حال کو مزید واضح کر دیا گیا ہے۔ مذہب، ذات، نسلیت، جنس یا جائے پیدائش کی بنیاد پر حکومت کسی بھی شہری کے خلاف تفریق روا نہیں رکھے گی۔ ہر شہری کو دکانوں، ریسٹورانوں، ہوٹلوں اور سینما ہالوں تک رسائی حاصل ہوگی۔ اسی طرح سے، کنوؤں، تالابوں، نہانے کے گھاٹوں، سڑکوں، کھیل کے میدانوں اور سرکاری طور سے چلائی گئی عوامی تفریح گاہوں یا عوام کے استعمال کے لیے وقف جیسے مقامات کے استعمال کے سلسلے میں کوئی پابندی عائد نہیں ہوگی۔ یہ بات بالکل عیاں ہے لیکن یہ ضروری تھا کہ ان حقوق کو اپنے ملک کے آئین میں شامل کیا جائے جہاں روایتی ذات پات کا نظام ان تمام عوامی مقامات تک بعض کمیونٹوں کی رسائی کی اجازت نہیں دیتا۔ سرکاری ملازمتوں میں بھی یہی اصول نافذ ہوتا ہے۔ ملازمت یا تقرری کے معاملات میں تمام شہریوں کو حکومت کے کسی بھی عہدے کے لیے مساوی مواقع حاصل ہیں۔ متذکرہ بالا بنیاد پر کسی بھی شہری کے خلاف نہ تو تفریق روا رکھی جائے گی نہ ہی ملازمت کے لیے نااہل قرار دیا جائے گا۔ آپ پانچویں باب میں پڑھ چکے ہیں کہ حکومت ہند نے

درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور دوسرے پس ماندہ طبقات کو تحفظات مہیا کی ہیں۔ متعدد حکومت نے عورتوں، غریبوں یا جسمانی طور سے معذور لوگوں کو چند مخصوص ملازمتوں میں ترجیح دینے کے لیے مختلف اسکیمیں شروع کی ہیں۔ کیا یہ تحفظات مساوات کے حق کے خلاف ہیں؟ ایسا نہیں ہے۔ مساوات کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ سب کے ساتھ ایک سا برتاؤ کیا جائے، چاہے اُس کی ضرورت کچھ بھی ہو۔ مساوات کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ ہر شخص کو ایک ایسا مساویانہ موقع فراہم کیا جائے جس کو حاصل کرنے کا وہ اہل ہو۔ بعض اوقات مساوی موقع کی یقین دہانی کے لیے کسی شخص کے ساتھ مخصوص برتاؤ کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ یہی کام ملازمت کی تحفظات سے پورا ہوتا ہے۔ صرف اسی بات کو واضح کرنے کے لیے آئین کہتا ہے کہ اس قسم کی تحفظات مساوات کے حق کی حکم عدولی نہیں کرتیں۔

تفریق نہ کرنے کے اصول کی حدود سماجی زندگی میں بھی نافذ ہوتی ہیں۔ ہمارا آئین ایک شدید قسم کی سماجی



ہر شخص جانتا ہے کہ عدالتوں میں مالدار لوگ بہتر وکیل کی خدمات حاصل کر سکتے ہیں۔ قانون کے سامنے مساوات کی بات کرنے کا کیا فائدہ ہے۔

تفریق کی شکل کا ذکر کرتا ہے، جس کو چھوت چھات کہا جاتا ہے۔ کسی بھی شکل میں چھوت چھات کا رواج ممنوع ہے۔ یہاں پر چھوت چھات کا مطلب مخصوص ذات کے لوگوں کو صرف چھونے سے انکار نہیں ہے۔ اس کا تعلق کسی بھی عقیدے یا سماجی رواج سے ہے جس کی بنیاد پر مخصوص ذات کے لوگوں کو اُن کی پیدائش کی وجہ سے حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ایسا رواج اُن کے ساتھ مین عمل یا مسادی شہریوں کی حیثیت سے عوامی مقامات تک رسائی سے روکتا ہے۔ اسی لیے آئین نے چھوت چھات کو ایک قابل سزا جرم قرار دیا ہے۔



نالمسی یا چھوت چھات کی مختلف شکلیں

1999 میں ”دی ہندو“ اخبار میں پی۔ سیناتھ نے ایسی چھوت چھات اور ذات کی تفریق پر سلسلے وار نیوز رپورٹ لکھیں جو آج بھی دلتوں اور درج فہرست ذاتوں کے لوگوں کے ساتھ روارکھی جاتی ہیں۔ اُس نے ملک کے مختلف حصوں میں سفر کیا جہاں اُس نے دیکھا کہ متعدد مقامات پر:

- چائے کی دکانوں پر دو قسم کے پیالے ہوتے تھے ایک تو دلتوں کے لیے اور دوسرے بقیہ دوسری ذاتوں کے لیے۔
- حجام دلتوں کے بال کاٹنے کو منع کر دیتے تھے۔
- کلاس روم میں دلت طلباء کو الگ بٹھایا جاتا تھا یا الگ رکھے گھڑوں سے پانی پلایا جاتا تھا۔
- بارات لے جاتے وقت دلت دولہوں کو گھوڑے پر بیٹھنے کی اجازت نہیں دی جاتی تھی اور
- دلتوں کو مشترکہ ہنڈ پمپ استعمال کرنے کی اجازت نہیں تھی اور اگر انہوں نے ایسا کر بھی دیا ہو تو اُن کو پاک کرنے کے لیے دھویا جاتا تھا۔
- یہ تمام برتاؤ چھوت چھات کی تعریف کے تحت آتے ہیں۔ کیا آپ اپنے ہی علاقے میں چند دوسری مثالوں کے بارے میں سوچ سکتے ہیں؟

سرگرمی



■ اپنے اسکول کے میدان یا کسی اسٹیڈیم میں جائیے اور وہاں بنے راستوں پر 400 میٹر کی دوڑ دیکھئے۔ دوڑ شروع ہونے سے پہلے اندرونی راستے میں دوڑنے والوں کو آگے کیوں رکھا جاتا ہے؟ اگر تمام دوڑنے والے ایک ہی راستے سے اپنی دوڑ شروع کریں تو کیا ہوگا؟ ان دونوں میں سے کون سی دوڑ برابر اور منصفانہ ہوگی؟ اس مثال کو ملازمتوں کے مقابلے میں استعمال کیجئے۔

■ کسی بھی بڑی عوامی عمارت کا مشاہدہ کیجئے۔ کیا اس میں جسمانی طور سے معذور لوگوں کے لیے مخصوص گزرگاہ موجود ہے؟ کیا وہاں کوئی دوسری ایسی سہولتیں موجود ہیں جہاں عمارت کو جسمانی طور سے معذور افراد اُسی طرح سے استعمال کر سکیں جیسے کہ کوئی بھی دوسرا۔ کیا ایسی سہولیات مہیا کرنی چاہئیں چاہے عمارت پر مزید خرچہ ہی کیوں نہ آتا ہو؟ کیا یہ مخصوص انتظامات مساوات کے اصول کے خلاف ہیں؟

آزادی کا حق (Right to Freedom)

تقریر اور اظہار خیال (تحریر) کی آزادی جمہوریت کی

ایک اہم خصوصیت ہے۔ ہمارے خیالات اور شخصیت کی ترقی صرف اُسی صورت میں ہوتی ہے جب ہم دوسروں کے ساتھ آزادانہ طور سے رابطہ قائم کر سکیں۔ آپ کے خیالات دوسروں سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ چاہے سو آدمیوں کا انداز فکر ایک ہی جیسا کیوں نہ ہو، پھر بھی آپ کو مختلف طور سے سوچنے اور اُس کے مطابق اپنے نظریات ظاہر کرنے کی آزادی ہے۔ آپ کو حکومت کی پالیسی یا کسی انجمن کی سرگرمیوں میں اختلاف رائے ہو سکتا ہے۔ آپ اپنے والدین، دوستوں اور رشتہ داروں کے ساتھ اپنی بات چیت میں حکومت یا کسی انجمن کی سرگرمیوں کے خلاف آزادانہ تنقید کر سکتے ہیں۔ آپ دینی اشتہار، رسالوں اور اخباروں کے ذریعہ اپنے نظریات کو مشتہر کر سکتے ہیں۔ آپ اپنے نظریات مصوری، نظم یا گانوں کی شکل میں بھی پیش کر سکتے ہیں۔ تاہم آپ اس آزادی کو دوسروں کے خلاف تشدد بھڑکانے کے لیے استعمال نہیں کر سکتے۔ آپ اس حکومت کے خلاف بغاوت کرنے کے لیے لوگوں کو بھڑکانے میں استعمال نہیں کر سکتے۔ آپ اس آزادی کو دوسروں کی شہرت کو داغدار کرنے کے لیے جھوٹی اور گھٹیا قسم کی ایسی باتیں بھی استعمال نہیں کر سکتے جو کسی شخص کی عزت کو نقصان پہنچائیں۔



کیا اظہار خیال کی آزادی ان کو بھی حاصل ہونی چاہئے جو غلط اور تنگ نظری پھیلاتے ہیں؟ کیا انھیں عوام کو بہکانے کی اجازت دینا چاہئے؟



آزادی کا مطلب ہے بندش کا نہ ہونا، عملی زندگی میں اس کا مطلب دوسروں کی جانب سے ہمارے معاملات میں دخل اندازی کا نہ ہونا۔ چاہے وہ کوئی دوسرے افراد ہوں یا حکومت۔ ہم سماج میں رہنا چاہتے ہیں لیکن ساتھ ہی ہم آزادی بھی چاہتے ہیں۔ تاہم اپنے معاملات کو ہم اپنی مرضی کے مطابق طے کرنا چاہتے ہیں۔ ہم کو جو کچھ کرنا چاہئے اُس پر دوسروں کو احکام جاری نہیں کرنا چاہئے۔ اس لیے ہندوستانی آئین کے تحت تمام شہریوں کو درج ذیل حقوق حاصل ہوں۔

- اظہار خیال اور تقریر کی آزادی
- پرامن طریقے سے جمع ہونے کی آزادی
- انجمنیں اور یونینیں بنانے کی آزادی
- پورے ملک کے اندر آزادانہ طور سے آنے جانے کی آزادی
- ملک کے کسی بھی حصے میں رہائش اختیار کرنے کی آزادی
- کسی بھی پیشے کو اختیار کرنے یا روزگار، تجارت یا کاروبار کرنے کی آزادی۔

آپ کو یہ بات یاد رکھنا چاہئے کہ ہر شہری کو یہ تمام حقوق حاصل ہونا چاہئیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کو اپنی آزادی کا استعمال اس طرح نہیں کرنا چاہئے جو دوسرے کے آزادی کے حق کی خلاف ورزی کرتی ہو۔ آپ کی آزادی کو عوامی پریشانی یا بد نظمی کی بنیاد نہیں بننا چاہئے۔ آپ ہر اُس کام کو کرنے کے لیے آزاد ہیں جو کسی دوسرے کو مجروح نہ کرے۔ آزادی کسی شخص کے لیے اپنی مرضی سے کوئی بھی کام کرنے کا لامحدود لائسنس نہیں ہے۔ یہ قانون کے مطابق ہونی چاہئیں۔ اس کے مطابق حکومت سماج کے مفاد میں ہماری آزادیوں پر چند پابندیاں عائد کرتی ہے۔

حاصل ہے۔ یہ حق لاکھوں لوگوں کو گاؤں سے شہروں کی جانب اور ممالک کے غریب خطوں سے خوش حال اور بڑے بڑے شہروں کی جانب ہجرت کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

ہمارا آئین یہ کہتا ہے کہ سوائے قانون پر مبنی طریق کار کے علاوہ کسی بھی شخص کو اُس کی زندگی یا ذاتی آزادی سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ کسی بھی شخص کو اُس وقت تک نہیں مارا جاسکتا جب تک کہ عدالت نے اُس کو سزائے موت نہ دی ہو۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ کوئی حکومت یا پولیس افسر کسی بھی شہری کو اُس وقت گرفتار یا نظر بند نہیں رکھ سکتا جب تک کہ کوئی مناسب قانونی جواز نہ ہو۔ اور اگر وہ ایسا کرتے بھی ہیں، تب بھی اُن کو چند طریقہ کاروں پر عمل کرنا ہوگا:

■ گرفتاری یا حراست کی وجوہات بتائے بغیر کسی بھی شخص کو نہ تو گرفتار کیا جاسکتا ہے اور نہ حراست میں رکھا جاسکتا ہے۔

■ گرفتاری کے 24 گھنٹے کے اندر اندر، گرفتار اور نظر بند شخص کو قریبی مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

■ ایسے شخص کو کسی وکیل سے مشورہ کرنے یا اپنے دفاع کے لیے وکیل کرنے کا حق حاصل ہے۔

Irfan Khan



شہریوں کو کسی بھی مسئلہ پر جلسے کرنے، جلوس اور ریلیاں نکالنے اور احتجاج کرنے کی آزادی حاصل ہے۔ وہ مسائل پر بحث کرنے، خیالات کا تبادلہ کرنے، کسی مقصد کے لیے عوامی حمایت کو حرکت میں لانے یا کسی الیکشن میں اُمیدوار یا پارٹی کے لیے ووٹ مانگنے کی خواہش کر سکتے ہیں۔ لیکن ایسے جلسے پُر امن ہونے چاہئیں۔ ان سے عوامی بد نظمی پیدا نہیں ہونی چاہیے یا سماج کے اندر امن و امان درہم برہم نہیں ہونا چاہیے۔ جو لوگ ایسی سرگرمیوں اور جلسوں میں حصہ لیتے ہیں، اُن کو اپنے ساتھ ہتھیار نہیں لے جانا چاہئے۔ شہری اپنی انجمنیں بھی بنا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے فیکٹری کے مزدور اپنی یونین بنا سکتے ہیں۔ کسی شہر کے اندر آلودگی کے خلاف مہم چلانے کے لیے ایک انجمن بنانے کے مقصد سے چند لوگ ایک ساتھ جمع ہو سکتے ہیں۔

ایک شہری کی حیثیت سے ہم کو ملک کے کسی بھی حصے میں آنے جانے کی آزادی حاصل ہے۔ ہم کو ہندوستان کے کسی بھی علاقے میں رہائش اختیار کرنے یا بسنے کی پوری آزادی ہے۔ فرض کیجئے ایک ایسا آدمی جو آسام کا باشندہ ہے اور وہ حیدرآباد میں کاروبار شروع کرنا چاہتا ہے۔ اس کا اس شہر سے کوئی رابطہ بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے اُس نے یہ شہر پہلے کبھی دیکھا تک نہ ہو اس کے باوجود، ہندوستان کے شہری کی حیثیت سے اُس کو وہاں اپنی بنیاد قائم کرنے کا حق

Irfan Khan



آئیے گواٹھانا موبے اور کوسوو میں پیش آئے واقعات کی سب سے زیادہ بنیادی آزادیوں کو خطرہ لاحق تھا جس کی جانب لوٹتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں متاثرہ لوگوں میں انفرادی زندگی اور ذاتی آزادی کا تحفظ شامل ہے۔



کیا یہ واقعات آزادی کے حق کی خلاف ورزی کی مثالیں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک آئین کی کون سی شرط کی خلاف ورزی کرتا ہے؟

- حکومت نے سلمان رشدی کی کتاب ”شیطانی آیات“ کے لیے اس بنیاد پر پابندی عائد کی کیونکہ اس سے پیغمبر حضرت محمدؐ کی بے ادبی ہوتی تھی اور اس سے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی تھی۔
- عوام کو دکھانے سے پہلے ہر فلم کو حکومت کے سنسر بورڈ سے منظور ہونا ضروری ہے۔ لیکن اگر یہی کہانی کسی کتاب یا رسالے میں چھپی ہو تو اس پر ایسی پابندیاں عائد نہیں ہوتیں۔
- حکومت ایسی تباہیز پر غور کر رہی ہے جہاں معیشت کے صنعتی خطے یا سیکٹرز ہوں گے۔ یہاں مزدوروں کو اپنی یونین بنانے یا ہڑتال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔
- آنے والے ثانوی اسکول امتحانات کو مد نظر رکھ کر، شہری انتظامیہ نے رات 10 بجے کے بعد لاؤڈ اسپیکروں کے استعمال پر پابندی عائد کر دی ہے۔

استعمال کے خلاف حق

(Right against Exploitation)

ہمارا آئین تین مخصوص برائیوں کا ذکر کرتا ہے اور ان

کو غیر قانونی قرار دیتا ہے۔ (1) آئین ”انسانوں کی

تجارت“ کو ممنوع قرار دیتا ہے۔ یہاں تجارت (ٹریڈ)

کا مطلب ہے انسانوں کی خرید و فروخت، عام طور سے

غیر اخلاقی مقاصد کے لیے ہونے والی عورتوں کی

خرید و فروخت۔ (2) ہمارا آئین کسی بھی شکل میں جبریہ

محنت یا بیگار کو منع کرتا ہے۔

آزادی اور مساوات کا حق عطا ہونے کے فوراً بعد اگلا

مرحلہ یہ ہے کہ ہر شہری کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ اُس کا

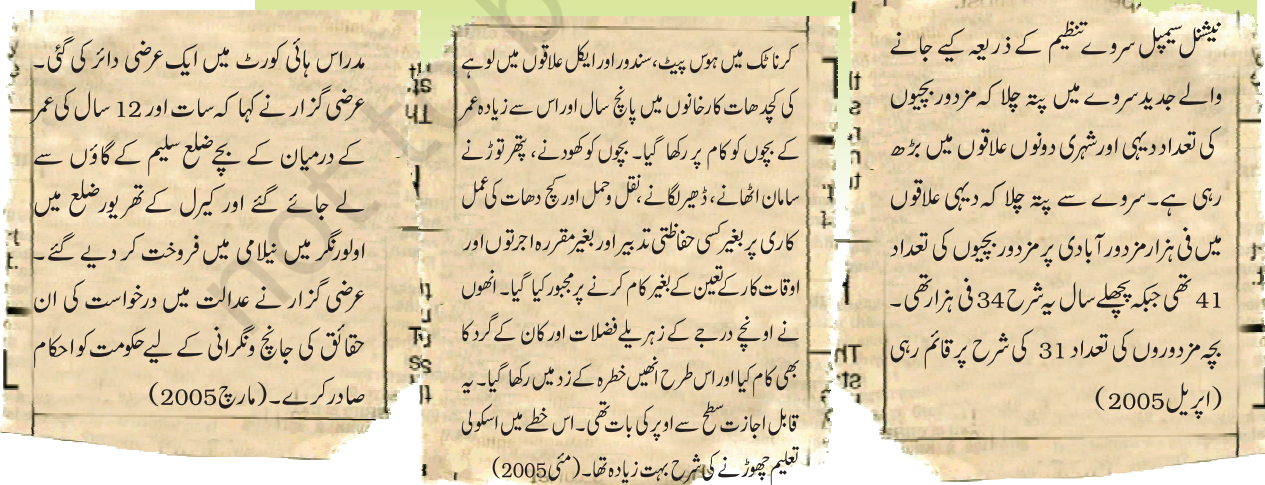
استعمال نہ ہو۔ اس کے باوجود آئین کے بنانے والوں

نے سوچا کہ سماج کے کمزور طبقات کو استعمال سے بچانے

کے لیے واضح شرائط کو ضبط تحریر میں لانا ضروری ہے۔



ان خبروں کی رپورٹوں کی بنیاد پر ایڈیٹر کو ایک خط لکھنے یا استعمال کے خلاف حق کی خلاف ورزی کو دکھاتے ہوئے عدالت کو ایک عرضداشت بھیجیے۔



دوسری جگہ کی طرح زیادہ تر لوگ مختلف مذاہب پر عمل کرتے ہیں۔ چند ایسے بھی ہو سکتے ہیں جن کا عقیدہ کسی بھی مذہب پر نہ ہو۔

اس کی بنیاد اس یقین پر قائم ہے کہ ریاست صرف انسانوں کے درمیان موجود تعلق پر ہی نظر رکھتی ہے نہ کہ انسانوں اور خدا کے درمیان تعلق پر سیکولر ریاست ایک ایسی ریاست ہے جو کسی بھی مذہب کو سرکاری مذہب نہیں بناتی۔ یہ اصولوں کے ایک ہی جیسے رویے اور تمام مذاہب سے مساوی فاصلہ اختیار کرتی ہے۔ تمام مذاہب کے ساتھ برتاؤ میں ریاست منصفانہ اور غیر جانبدارانہ رویہ اپناتی ہے۔

ہر عورت یا مرد کو اپنی پسند کا مذہب ماننے، اُس پر عمل کرنے اور اُس کی تبلیغ کا حق حاصل ہے۔ ہر مذہبی گروپ یا کوئی بھی مسلک اپنے مذہبی معاملات کو چلانے میں آزاد ہے۔ تاہم، اپنے مذہب کی تبلیغ میں جبر، دھوکے، لالچ یا ورغلانے کے ذریعہ کسی دوسرے شخص کو کوئی دوسرا مذہب اپنانے کے لیے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ یہ بات تو یقینی ہے کہ کوئی بھی شخص اپنی مرضی سے اپنا مذہب بدلنے میں آزاد ہے۔ مذہب پر عمل کرنے کی آزادی کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کوئی بھی مذہب کے نام پر جو چاہے کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر مافوق الفطرت طاقتوں اور دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لیے کوئی بھی شخص جانوروں اور انسانوں کی قربانی نہیں کر سکتا۔ اسے مذہبی رواجوں کی بھی آزادی نہیں ہے جو عورتوں کو کم تر تصور کریں یا اُن کی آزادی میں رکاوٹ پیدا کریں۔ مثال کے طور پر کوئی بھی شخص کسی بیوہ کو سرمندوانے یا سفید کپڑے پہننے کے لیے مجبور نہیں کر سکتا۔

سیکولر ریاست ایک ایسی ریاست ہے جو کسی مخصوص مذہب کے تحت کوئی رعایت یا حمایت کا رویہ اختیار

بیگاں ایک ایسا رواج ہے جہاں کوئی کام کرنے والا شخص اپنے مالک کے لیے مفت یا معمولی سے معاوضے پر خدمات انجام دینے کے لیے مجبور کیا جاتا ہے۔ جب یہی کام تازندگی چلتا رہتا ہے، یہ بندھوا مزدور کا رواج کہلاتا ہے۔ آخر میں آئین بچہ مزدوری پر بھی پابندی عائد کرتا ہے۔

کوئی بھی شخص کسی فیکٹری یا کان یا ریلوے اور سمندری بندرگاہوں پر ہونے والے کسی بھی دوسرے خطرناک کام پر 14 سال سے کم عمر کے بچوں کو ملازم نہیں رکھ سکتا۔ اس شرط کو بنیاد بناتے ہوئے متعدد ایسے قوانین بنائے گئے ہیں جن میں بیڑی سازی، آتش بازی اور ماچس سازی، چھپائی اور رنگائی جیسی صنعتوں میں کام کرنے سے بچوں کو روکا گیا ہے۔

سرگرمی



کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کی ریاست میں مزدوروں کو کم سے کم کیا اجرت ملتی ہے؟ اپنے قرب و جوار میں کام کرتے ہوئے پانچ مختلف لوگوں سے بات کیجئے اور معلوم کیجئے کہ آیا اُن کو کم سے کم اجرت ملتی ہے یا نہیں۔ اُن سے پوچھئے کہ آیا اُن کو کم سے کم اجرتوں کا علم ہے۔ اُن سے یہ بھی معلوم کیجئے کہ آیا مرد اور عورتوں دونوں کو ایک ہی جیسی اجرتیں ملتی ہیں۔



جب آئین لوگوں کو ان کا مذہب نہیں دے سکتا تو پھر وہ اپنے مذہب پر عمل کرنے کا حق کیسے دے سکتا ہے؟

مذہبی آزادی کا حق (Right to Freedom of Religion)
آزادی کے حق میں مذہبی آزادی کا حق بھی شامل ہے۔ اس سلسلے میں بھی آئین بنانے والوں نے اس کو خاص طور سے بالکل واضح الفاظ میں بیان کر دیا ہے۔ آپ تیسرے باب میں پہلے ہی پڑھ چکے ہیں کہ ہندوستان ایک سیکولر (غیر مذہبی) ریاست ہے۔ دنیا میں کسی بھی

جمہوری حقوق

نہیں کرتی۔ نہ ہی وہ مذہب کی بنیاد پر لوگوں کو سزا دیتی ہے اور نہ ہی تفریق اور امتیاز برتی ہے۔ اس لیے ہندوستان کی ریاست کسی مذہب یا مذہبی ادارے کے رکھ رکھاؤ اور ترقی کے لیے کسی شخص کو ٹیکس کی ادائیگی کے لیے مجبور نہیں کرے گی۔ سرکاری تعلیمی اداروں میں کوئی بھی مذہبی ہدایات نہیں دی جائیں گی۔ پرائیویٹ جماعتوں کے تحت چلائے جانے والے تعلیمی اداروں میں کسی بھی شخص کو کسی بھی قسم کی مذہبی ہدایات میں حصہ لینے یا کسی مذہبی عبادت میں شرکت کرنے کے لیے مجبور نہیں کیا جائے گا۔

ثقافتی اور تعلیمی حقوق

(Cultural and Educational Rights)

آپ کو تعجب ہوگا کہ آئین بنانے والوں نے اقلیتوں کے حقوق کی تحریری گارنٹی دینے کو اس درجہ کیوں اہمیت دی تھی۔ آئین میں اکثریت کے لیے ایسی مخصوص گارنٹی کیوں نہیں ہے؟ اس کی وجہ بالکل سادہ ہے۔ جمہوری نظام تمام اختیارات اکثریت کو دیتا ہے۔ یہ اقلیتوں کی زبان، ثقافت اور مذہب ہے جس کو مخصوص تحفظ کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ورنہ اکثریت کی زبان، مذہب

اور ثقافت کے اثر کے تحت اُن کو دبانے کا امکان باقی رہتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آئین اقلیت کے ثقافتی اور تعلیمی حقوق کا ذکر واضح الفاظ میں کرتا ہے:

■ شہریوں کے کسی بھی طبقے کو اپنی مخصوص زبان یا ثقافت کے تحفظ کا حق حاصل ہے۔

■ مذہب یا زبان کی بنیاد پر کسی بھی سرکاری یا امدادی فتنہ کسی بھی تعلیمی ادارے میں کسی بھی شہری کو داخلے سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

■ تمام اقلیتوں کو اپنے انتخاب کے تعلیمی ادارے

قائم کرنے اور اُن کا نظام چلانے کا حق حاصل ہے۔

یہاں اقلیت کا مطلب قومی سطح پر صرف مذہبی اقلیت سے نہیں ہے۔ چند مقامات پر، مخصوص زبان بولنے والے لوگ اکثریت میں ہیں اور کوئی دوسری زبان بولنے والے اقلیت ہیں۔ مثال کے طور پر آندھر پردیش کے اندر تیلگو زبان بولنے والے لوگ اکثریت میں ہیں لیکن وہ کرناٹک کی پڑوسی ریاست میں اقلیت ہیں۔ پنجاب میں سکھوں کی اکثریت ہے، جبکہ وہ راجستھان، ہریانہ اور دہلی میں اقلیت ہیں۔



ان خبروں کی رپورٹ کو پڑھئے اور اُس حق کی شناخت کیجئے جس پر درج ذیل صورتوں میں بحث کی گئی ہے۔

■ شرمی گرو دوارہ پر بندھک کمیٹی کے ایک ہنگامی اجلاس نے ہریانہ میں سکھوں کے مقدس مقامات کے نظام چلانے کے لیے ایک علیحدہ ادارہ بنانے کی تجویز کو مسترد کر دیا۔ اس نے حکومت کو تنبیہ کی سکھ فرقہ اپنے مذہبی معاملات میں دخل اندازی کو برداشت نہیں کرے گا۔ (جون 2005)

■ الہ آباد ہائی کورٹ نے اُس مرکزی قانون کو مسترد کر دیا جو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کو اقلیتی درجہ دیتا تھا اور اُس کے پوسٹ گریجویٹ کورسز میں مسلمانوں کے لیے تحفظ کو غیر قانونی بنایا۔ (جنوری 2006)

■ حکومت راجستھان نے تبدیلی مذہب مخالف قانون وضع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ عیسائی رہنماؤں نے کہا کہ یہ بل اقلیتوں کے ذہنوں میں عدم تحفظ اور خوف کا احساس پیدا کرے گا۔ (مارچ 2005)

ہم ان حقوق کو کس طرح محفوظ کر سکتے ہیں؟

(How can we secure these rights?)



کیا ہندوستان کا صدر آپ کے بنیادی حقوق کے تحفظ کرنے پر آپ کو سپریم کورٹ تک جانے سے روک سکتا ہے؟

ورزی کی صورت میں یہ (سپریم کورٹ، ہائی کورٹ) متاثرہ لوگوں کے لیے معاوضہ اور خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا بھی دے سکتے ہیں۔ ہم پانچویں باب میں پہلے ہی پڑھ چکے ہیں کہ ہمارے ملک کی عدلیہ، حکومت اور پارلیمنٹ سے آزاد ہے۔ ہم نے یہ بھی نوٹ کیا تھا کہ ہماری عدلیہ بہت طاقتور ہے، جو شہریوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے ہر ضروری کارروائی کر سکتی ہے۔

بنیادی حقوق کے کسی بھی قسم کے انحراف کی صورت میں متاثرہ شخص علاج کے لیے عدالت کے دروازے پر دستک دے سکتا ہے۔ لیکن اب کوئی بھی شخص بنیادی حقوق سے انحراف کے خلاف اس صورت میں بھی عدالت جاسکتا ہے، اگر کوئی معاملہ سماجی یا عوامی مسئلے سے وابستہ ہو۔ اس کو عوامی مفاد کی مقدمہ بازی (پبلک انٹریسٹ لیٹیشن - پی آئی ایل) کہا جاتا ہے۔ پی آئی ایل کے تحت کوئی بھی شہری یا شہریوں کا گروپ کسی مخصوص قانون یا حکومت کی کارروائی کے خلاف عوامی مفاد کے تحفظ کے لیے سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ کوئی بھی شخص جج کو اپنی درخواست پوسٹ کارڈ پر بھی لکھ کر بھیج سکتا ہے۔ اگر جج صاحب معاملے کو عوامی مفاد کے حق میں پاتے ہیں تو عدالت معاملے کی سماعت کر سکتی ہے۔

سرگرمی



کیا آپ کی ریاست میں ریاستی انسانی حقوق کمیشن ہے؟ اُس کی سرگرمیوں کے بارے میں معلومات کیجئے۔ اگر آپ اپنے علاقے میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی کوئی مثال دیکھتے ہوں تو این ایچ آر سی کو ایک عرضداشت لکھئے۔

حقوق ایک گارنٹی کی طرح ہوتے ہیں، اگر ان کا کوئی احترام نہ کرے تو ان سے کوئی فائدہ نہیں۔ آئین میں درج حقوق کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ قابلِ نفاذ ہیں۔ ہمیں متذکرہ بالا حقوق کے نفاذ کا حق بھی حاصل ہے۔ اس کو آئینی علاج یا داد رسی کا حق کہا جاتا ہے۔ یہ بھی بذاتِ خود ایک بنیادی حق ہے۔ یہ حق دوسرے حقوق کو بااثر بناتا ہے۔ ممکن ہے کہ بعض اوقات ساتھی شہری، پرائیویٹ جماعتیں یا خود حکومت ہی ان حقوق کی خلاف ورزی کر سکتی ہیں۔ جب ہمارے کسی بھی حق کی خلاف ورزی ہو تو عدالتوں کے ذریعہ اس کا علاج حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر یہ بنیادی حق ہے تو ہم براہِ راست سپریم کورٹ یا ریاست کی ہائی کورٹ سے انصاف طلب کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر امبیڈکر نے آئینی علاج کے حق کو ہمارے آئین کا دل اور روح کہا تھا۔

مقتنہ، عاملہ یا حکومت کے کسی بھی ادارے کے عمل کے خلاف بنیادی حقوق ایک گارنٹی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کوئی بھی ایسا قانون یا عمل نہیں ہو سکتا جو بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہو۔ اگر مقتنہ یا عاملہ کا کوئی بھی عمل ہمارے بنیادی حقوق کو ہم سے چھینتا ہو یا اُن کو محدود کرتا ہو تو یہ غیر معقول قرار دیا جائے گا۔ ہم مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے ایسے قوانین اور حکومت کی کارروائیوں اور قومیاں ہوئے بینکوں یا بجلی بورڈوں جیسی سرکاری تنظیموں کو عدالت میں چیلنج کر سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کو بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے ہدایات، احکامات یا رٹ (حکم نامہ عدالت) جاری کرنے کے اختیارات بھی حاصل ہیں۔ ان کی خلاف

جمہوری حقوق



قومی انسانی حقوق کمیشن (National Human Rights Commission)

ورزی کے کسی بھی مقدمے میں آزاد اور معتبر تفتیش کرتا ہے۔ یہ اس کو کنٹرول کرنے کے لیے کسی بھی سرکاری افسر کی خلاف ورزی یا لاپرواہی کی اعانت کے کسی بھی مقدمے میں تفتیش کرتا ہے اور ملک میں انسانی حقوق کی ترقی کے لیے دوسرے عام اقدامات اٹھاتا ہے۔ یہ کمیشن اپنی چھان بین اور سفارشات کو حکومت کے سامنے پیش کرتا ہے اور مظلوموں کی جانب سے عدالتوں میں دخل اندازی کرتا ہے۔ اپنی تفتیش کو جاری رکھنے کے لیے اس کے پاس وسیع اختیارات ہوتے ہیں۔ کسی بھی عدالت کی طرح یہ گواہوں کے پاس سمن (عدالت کی جانب سے طلبی کا حکم نامہ) بھیج سکتا ہے، کسی بھی سرکاری عہدے دار سے سوال کر سکتا ہے، کسی بھی سرکاری کاغذ کا مطالبہ کر سکتا ہے، معائنے کے لیے کسی بھی قید خانے کا دورہ کر سکتا ہے یا موقع پر یک روزہ تفتیش کے لیے اپنی ہی ٹیم بھیج سکتا ہے۔

ہندوستان کا کوئی بھی شہری انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے خلاف اس پتے پر خط بھیج سکتا ہے۔ نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن، جی پی او کمپلیکس، آئی این اے، نئی دہلی 110023 این ایچ آر سی تک رسائی حاصل کرنے کے لیے نہ تو کوئی فیس ہے اور نہ کوئی رسمی طریقہ کار۔ این ایچ آر سی کی طرح ملک کی 26 ریاستوں میں (10 ستمبر 2017) اسٹیٹ ہیومن رائٹس کمیشنر (ریاستی انسانی حقوق کمیشن) بھی موجود ہیں۔ مزید معلومات کے لیے دیکھیں www.nhrc.nic.in

کیا آپ نے اس صفحہ پر خبروں کے مجموعے میں این ایچ آر سی کے حوالے پر غور کیا؟ یہ 2002 میں گجرات میں ہوئے فسادات کے سیاق و سباق میں تھا۔ تقریباً 2000 لوگوں کے قتل عام (جن میں زیادہ تر مسلمان تھے) اور فساد پھیلانے کے ملزمان کے خلاف عدالتوں میں متعدد مقدمات درج کرائے گئے تھے۔ انسانی حقوق کی تنظیمیں اور میڈیا کا کہنا تھا کہ ریاستی حکومت ان مقدمات کی پیروی کرنے اور مجرموں کو پکڑنے میں سنجیدہ نہیں ہے۔

متاثرہ لوگوں کی طرف سے کسی نہ کسی کو دخل اندازی کرنی ہی تھی۔ یہ وہ حالات تھے جن کی وجہ سے قومی انسانی حقوق کمیشن کو اپنا قدم بڑھانا پڑا۔ 1993 میں قانون کے ذریعہ قائم یہ ایک آزاد کمیشن ہے۔ عدلیہ کی طرح، یہ کمیشن بھی حکومت سے آزاد ہے۔ صدر اس کمیشن کی تقرر کرتا ہے جس میں ریٹائرڈ جج، افسران اور نامور شہری شامل ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود، اس کے پاس عدالتی مقدمات کا فیصلہ کرنے کا بوجھ نہیں ہوتا۔ اس لیے انسانی حقوق دلانے میں یہ مظلوموں کی مدد کرنے پر زیادہ توجہ دیتا ہے۔ ان میں وہ تمام حقوق شامل ہیں جو آئین نے شہریوں کو عطا کئے ہیں۔ این ایچ آر سی میں وہ حقوق بھی شامل ہیں جن کو بین الاقوامی معاہدوں میں اقوام متحدہ نے ذکر کیا ہے اور جس پر ہندوستان نے بھی دستخط کئے ہیں۔

این ایچ آر سی بذات خود قصور واروں کو سزا نہیں دے سکتا۔ یہ عدالتوں کی ذمہ داری ہے۔ این ایچ آر سی انسانی حقوق کی خلاف

6.4 حقوق کا پھیلتا دائرہ عمل (EXPANDING SCOPE OF RIGHTS)



کیا یہ تمام حقوق صرف بالغوں کے لیے ہی ہیں ان میں سے کون سے حقوق بچوں کو حاصل ہیں؟

بعض اوقات توسیع انسانی حقوق میں بھی ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسے عالمگیر اخلاقی مطالبات ہیں جن کو قانون تسلیم کر بھی سکتے ہیں اور نہیں بھی۔ اس معنی میں یہ مطالبات اُس تعریف کے مطابق حقوق کے زمرے میں نہیں آتے جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ تمام دنیا میں جمہوریت کا وسعت کے ساتھ ان مطالبات کو تسلیم کرنے کے لیے حکومتوں پر زیادہ سے زیادہ دباؤ بڑھ رہا ہے۔

معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق پر بین الاقوامی اقرارنامہ
(International Covenant on Economic, Social and Cultural Rights)

یہ بین الاقوامی اقرارنامہ، اُن متعدد حقوق کو تسلیم کرتا ہے جو ہندوستانی آئین میں بنیادی حقوق کا براہ راست حصہ نہیں ہیں یا یہ ابھی تک بین الاقوامی معاہدہ نہیں بنا ہے۔ لیکن تمام دنیا میں پھیلے انسانی حقوق کے کارکن اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ انسانی حقوق کا ایک معیار ہے۔ اس میں درج ذیل حقوق شامل ہیں:

- کام کرنے کا حق: کام کر کے روزی کمانے کے لیے ہر ایک کو موقع ملنا
- کام کرنے کے ایسے محفوظ اور صحت مندانہ حالات اور جائز اُجرتیں جو مزدوروں اور اُن کی فیملیوں کے لیے شائستہ معیار زندگی مہیا کر سکیں
- زندگی گزارنے کے لیے مناسب معیار زندگی کا حق جس میں کافی غذا، لباس اور رہائش کے لیے گھر شامل ہوں
- سماجی تحفظ اور نیپے کا حق
- صحت برقرار رکھنے کا حق: بیماری کے دوران طبی دیکھ بھال، پیدائش کے دوران عورتوں کی جانب مخصوص توجہ اور وبائی امراض کی روک تھام
- تعلیم کا حق: مفت اور لازمی ابتدائی تعلیم، اعلیٰ تعلیم مساویانہ رسائی۔

ہم نے اس باب کی ابتدا حقوق کی اہمیت پر بحث کرتے ہوئے کی تھی۔ اس باب کے زیادہ تر حصے میں ہم نے آئین میں تحریر کئے گئے صرف بنیادی حقوق پر خاص طور سے روشنی ڈالی ہے۔ شاید، آپ سوچتے ہوں گے کہ شہریوں کو آئین میں درج صرف بنیادی حقوق ہی حاصل ہیں یہ بات درست نہیں ہے۔ جبکہ بنیادی حقوق دوسرے تمام حقوق کا منبع ہیں، ہمارا آئین اور قانون ہم کو حقوق کا ایک وسیع تر سلسلہ مہیا کرتا ہے۔ حالیہ سلسلوں میں حقوق کی وسعت میں اضافہ ہوا ہے۔

بعض اوقات شہریوں کے لیے قانونی حقوق میں توسیع کی ضرورت پیش آتی ہے۔ عدالتوں نے حقوق کی توسیع کے لیے وقتاً فوقتاً فیصلے صادر کئے ہیں۔ یہ اس کی آزادی، اطلاع کا حق اور تعلیم کا حق جیسے حقوق بنیادی حقوق سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اب ہندوستانی شہریوں کے لیے اسکولی تعلیم ایک حق بن چکی ہے۔ حکومتیں 14 سال تک کی عمر کے تمام بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم مہیا کرنے کے لیے ذمہ دار ہیں۔ پارلیمنٹ نے شہریوں کو معلومات کا حق دے کر قانون وضع کیا ہے۔ یہ ایکٹ (قانون) سوچنے اور اظہار خیال کے بنیادی حق کے تحت بنایا گیا تھا۔ ہم کو حکومت کے دفاتر سے معلومات حاصل کرنے کا حق ملا ہے۔ ابھی جلد ہی سپریم کورٹ نے غذا کے حق کو شامل کرنے کے لیے زندگی کے حق کے معنی کو وسعت دی ہے۔ جیسا کہ آئین میں درج ہے، ہمارے حقوق صرف بنیادی حقوق تک ہی محدود نہیں ہیں۔ آئین ہم کو بہت سے ایسے حقوق مہیا کرتا ہے جو بنیادی حقوق نہیں ہوتے۔ مثال کے طور پر جائیداد کا حق بنیادی حق تو نہیں ہے لیکن یہ ایک آئینی حق ضرور ہے۔ انتخابات میں ووٹ دینے کا حق ایک اہم آئینی حق ہے۔

جمہوری حقوق

- چند بین الاقوامی اقرار ناموں نے حقوق کی توسیع میں تعاون دیا ہے۔
- ایک ایسے ماحول کا حق جو اُن کی صحت اور فلاح کے لیے نقصان دہ نہ ہو؛
- اس طرح حقوق کی توسیع جا رہی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ نئے حقوق وضع کئے جا رہے ہیں۔ یہ عوامی جدوجہد کا نتیجہ ہیں۔ جوں جوں نئے نئے سماج اُبھرتے ہیں اور نئے آئینوں کی تشکیل ہوتی ہے، نئے حقوق بھی اُبھر کر آتے رہتے ہیں۔ جنوبی افریقہ کا آئین اپنے شہریوں کو متعدد نئے قسم کے حقوق کی گارنٹی دیتا ہے:
- خلوت کا حق، تاکہ شہریوں اور اُن کے گھروں کی تلاشی نہ ہو، اُن کے فون ٹیپ نہ کئے جائیں اور اُن کی ترسیل کو کھولا نہ جائے۔
- خاطر خواہ رہائش تک رسائی کا حق۔
- صحتی دیکھ بھال کی خدمات، کافی غذا اور پانی تک رسائی کا حق؛ کسی بھی شخص کو ہنگامی صورت حال میں طبی علاج سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔
- بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ ہندوستان میں بھی، کام کرنے کا حق، صحت برقرار رکھنے کا حق، کم سے کم ذریعہ معاش کا حق اور خلوت کا حق بنیادی حقوق کے زمرے میں لائے جائیں۔ اس سلسلے میں آپ کا کیا خیال ہے؟



امنٹی انیشیل: رضا کاروں کی ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم جو انسانی حقوق کی مہم چلاتی ہے۔ یہ تنظیم پوری دنیا میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر آزادانہ رپورٹ تیار کرتی ہے۔

دعویٰ: کسی قانونی یا اخلاقی استحقاق کے لیے کسی شخص کا سماجی شہریوں، سماج یا حکومت سے مطالبہ۔

اقرار نامہ: کسی ضابطے یا اصول کو قائم رکھنے کے لیے افراد، گروپوں یا ممالک کا کیا ہوا وعدہ۔ اس سمجھوتے یا بیان پر دستخط کرنے والے ممالک پر یہ قانونی بندش قائم کرتا ہے۔

دلت: ایک ایسا شخص جو ایسی ذاتوں سے تعلق رکھتا ہو جو کم تر سمجھی جاتی تھیں اور جن کو دوسرے چھونے کے بھی قابل نہیں سمجھتے تھے۔ دلت طبقہ درج فہرست ذاتوں اور کمزور طبقات جیسے دوسرے ناموں سے بھی مشہور ہے۔

سمن (طلبی نامہ): عدالت کے سامنے کسی شخص کو حاضری کا حکم دیتے ہوئے کورٹ کی جانب سے جاری کیا گیا حکم۔

رٹ (حکم نامہ عدالت): صرف ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کی جانب سے حکومت کو عدلیہ کا حکم جس میں رسمی دستاویز شامل ہو۔

نسلی گروپ: نسلی گروپ ایک ایسی انسانی آبادی ہے جس کے ممبران عام طور سے ایک مشترکہ نسب نامے (شجرہ) یا آباؤ اجداد کی بنیاد پر ایک دوسرے کی شناخت کرتے ہیں۔ نسلی گروپ کے لوگ ثقافتی رواجوں، مذہب عقائد اور تاریخی سرگزشتوں (یادوں) سے متحد رہتے ہیں۔

ٹریفک (تجارت): غیر اخلاقی مقاصد کے لیے مردوں، عورتوں اور بچوں کی خرید و فروخت۔

- 1 درج ذیل میں کون سی بنیادی حق کی مثال نہیں ہے؟
- a فارموں پر کام کرنے کے لیے بہار کے مزدور پنجاب جاتے ہیں۔
- b عیسائی مبلغین مشنری اسکولوں کا ایک سلسلہ قائم کرتے ہیں۔
- c عورت اور مرد سرکاری ملازمین یکساں تنخواہ پاتے ہیں۔
- d بچے اپنے والدین کی جائیداد ورثے میں حاصل کرتے ہیں۔
- 2 ہندوستانی شہریوں کو کون سی آزادی حاصل نہیں ہے۔
- a حکومت پر تنقید کرنے کی آزادی
- b مسلح بغاوت میں شرکت کرنے کی آزادی
- c حکومت بدلنے کے لیے تحریک چلانے کی آزادی
- d آئین کی مرکزی اقدار کی مخالفت کی آزادی۔
- 3 ہندوستانی آئین کے تحت درج ذیل کون سے حقوق حاصل ہیں؟
- a کام کرنے کا حق
- b موزوں ذریعہ معاش حاصل کرنے کا حق
- c اپنی ثقافت کے تحفظ کا حق
- d خلوت یا نجی پن کا حق۔
- 4 اُس بنیادی حق کا نام بتائیے جو مندرجہ ذیل حقوق کے زمرے میں آتا ہے۔
- a اپنے مذہب کی تبلیغ کی آزادی
- b زندگی کا حق
- c نالکسی یا چھوت چھات کا خاتمہ
- d بندھوا مزدوری پر ممانعت۔
- 5 جمہوریت اور حقوق کے درمیان تعلق کے بارے میں ان میں سے کون سا بیان معتبر ہے؟ اپنی ترجیح کی وجوہات بھی بتائیے۔
- a ہر وہ ملک جو جمہوری ہے، اپنے شہریوں کو حقوق دیتا ہے
- b ہر وہ ملک جو اپنے شہریوں کو حقوق دیتا ہے، جمہوری ہوتا ہے
- c حقوق دینا اچھی بات ہے لیکن یہ جمہوریت کے لیے ضروری نہیں ہوتا۔

6 کیا آزادی کے حق پر قائم یہ پابندیاں منصفانہ ہیں؟ اپنے جواب کی وجوہات بتائیے۔

a تحفظ کے لیے سرحدی علاقوں کا معائنہ کرنے کے لیے ہندوستانی شہریوں کو اجازت کی ضرورت پیش آتی ہے۔

b مقامی آبادی کے مفادات کے تحفظ کے لیے چند علاقوں میں باہر سے آنے والے لوگوں کو جائیداد خریدنے کی اجازت نہیں ہے۔

c حکومت ایک ایسی کتاب کی اشاعت کو ممنوع قرار دیتی ہے جو اگلے انتخابات میں حکمران پارٹی کے خلاف جاسکتی ہے۔

7 منوج نے ایم بی اے کے کورس میں داخلہ حاصل کرنے کے لیے کالج جا کر درخواست دی۔ کلرک نے درخواست لینے سے انکار کر دیا اور کہا ”آپ ایک خاکروب (Sweeper) کے بیٹے ہیں، اور میجر بننا چاہتے ہیں؟ کیا آپ کے گھرانے میں کبھی کسی نے یہ کام کیا ہے؟ میونسپل آفس جانیے اور خاکروب کے کام کے لیے درخواست دیجئے۔“ اس مثال میں منوج کے کون سے بنیادی حق کی خلاف ورزی ہوتی ہے؟ منوج کی طرف سے ضلع کلکٹر کو ان حالات کے بارے میں ایک خط لکھئے۔

8 جب مدھوریمیا جائیداد کے رجسٹریشن آفس گئی تو رجسٹرار نے کہا ”آپ اپنا نام مدھوریمیا بینرجی بنت اے۔ کے بینرجی نہیں لکھ سکتیں۔ آپ شادی شدہ ہیں۔ اس لیے آپ کو اپنے نام کے ساتھ اپنے شوہر کا نام لگانا چاہئے۔ آپ کے شوہر کا خاندانی نام راؤ ہے، اس لیے اس کے مطابق آپ کا نام مدھوریمیا راؤ ہونا چاہئے۔“ وہ اس دلیل سے متفق نہیں تھی۔ اس نے کہا ”اگر شادی کے بعد میرے شوہر کا نام نہیں بدلا، تو پھر میرا کیوں بدلے؟“ آپ کے خیال میں اس اختلاف میں کون ٹھیک ہے؟ اور کیوں؟

9 ہزاروں قبائل اور دوسرے جنگل میں رہنے والے لوگ ست پور انیشل پارک، بروہی جنگلاتی زندگی پناہ گاہ اور پنچ مرہی جنگلاتی زندگی پناہ گاہ سے اپنے مجوزہ اخراج کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے مدھیہ پردیش میں واقع ضلع ہوشنگ آباد، پیپریا کے مقام پر جمع ہوئے۔ انہوں نے دلیل یہ پیش کی کہ ان کو اس طرح گھر سے بے گھر کرنا ان کے ذریعہ معاش اور عقائد پر ایک حملہ ہے۔ حکومت دعویٰ یہ کرتی ہے کہ علاقے کی ترقی اور جنگلاتی زندگی کے تحفظ کے لیے ان کی بے دخلی ضروری ہے۔ جنگلات کے باشندوں کی جانب سے این ایچ آر سی کو ایک عرضداشت لکھئے۔ اس معاملے پر حکومت کی جانب سے دی گئی توجہ اور این ایچ آر سی کی رپورٹ بھی تیار کیجئے۔

10 اس باب میں بحث کئے گئے مختلف حقوق کو آپس میں جوڑتے ہوئے ایک جال کھینچئے مثال کے طور پر آزادی کا حق پیش کی آزادی سے جڑا ہے۔ اس کے لیے ایک وجہ یہ ہے کہ گھومنے پھرنے کی آزادی کسی شخص کو اپنے گاؤں یا شہر یا دوسرے گاؤں، شہر یا ریاست میں اپنے کام کی جگہ پر جانے کا اہل بناتی ہے۔ اس طرح سے یہ حق زیارت کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے جو کسی شخص کی مذہب پر عمل کرنے کی آزادی سے جڑا ہے۔ ہر حق کے لیے ایک دائرہ

بنائیے اور تیروں سے اس طرح نشان دہی کیجئے جو مختلف حقوق کے درمیان تعلق کو دکھاتے ہوں۔ ہر تیر کے لیے ایک ایسی مثال دیجئے جو اس تعلق کو دکھاتی ہو۔

ہر باب میں ہم نے اخبار پڑھنے پر ایک مشق کی ہے۔ آئیے اب اخبار کے لیے ہم لکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس باب میں بحث کی گئی رپورٹس سے کوئی مثال یا کوئی دوسری ایسی مقامی مثال لیجئے جس سے آپ آشنا ہوں اور مندرجہ ذیل پر لکھئے:

■ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کو دکھاتے ہوئے ایڈیٹر کو ایک خط۔

■ انسانی حقوق تنظیم کی جانب سے پریس رپورٹ۔

■ بنیادی حقوق سے وابستہ سپریم کورٹ کے حکم سے متعلق ایک شاہ سرخی اور مختصر خبر۔

■ پولیس تحویل میں تشدد کے بڑھتے واقعات پر ایک ادارہ۔

ان سب کو یکجا کیجئے اور اپنے اسکول نوٹس بورڈ کے لیے ایک اخبار بنائیے۔

